

## 128801- درود تجینا کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

سوال

کیا درود تجینا پڑھنا جائز ہے؟ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں : "اللَّمَ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ، وَعَلَى أَلِّي سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ، صَلَّى اللَّمُ تَجْنِيْنَا بَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالآفَاتِ، وَتَقْضِيْنَا بَهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتَطْهِيْنَا بَهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بَهَا عَنْ كُلِّ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتَبَلَّغُنَا بَهَا أَقْصَى الْغَایِيَاتِ مِنْ جَمِيعِ النَّحِيرَاتِ، فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَاتِ" اس کی فضیلت میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نایبنا شخص جس کا نام صاحب موسی تھا وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں : "مِنْ كُشْتِي مِنْ سوار تھا اور كُشْتِي دُو بَنْيَ لَكِي او ر مجھے اسی دوران نیم بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس درود کے الفاظ سمجھا تھے، اور فرمایا : تمام کے تمام مسافر اپنی اپنی کشْتِي پر رہتے ہوئے اسے ہزار بار پڑھیں۔ تو ابھی مسافروں نے اس پر عمل کرتے ہوئے 300 بار بھی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس درود کی بدولت پوری کشْتِي کو بجا لیا" یہ درود تجینا فاکہمانی (متوفی: 734 ہجری) کی کتاب : "الغیر المنیر" میں موجود ہے، تو کیا یہ صحیح ثابت ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

رسول اللہ پر درود پڑھنے کے لیے بنائے گئے یہ الفاظ خود ساختہ ہیں، احادیث اور آثار میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

ان الفاظ کو صاحب کتاب : "نزہۃ الجمیس و منتخب الفتاویں" (ص/284) مورخ اور ادیب عبدالرحمن بن عبد السلام صفوری (متوفی: 894 ہجری) نے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مالکی فقیہ عمر بن علی بن سالم فاکہمانی نجوی (متوفی: 734 ہجری) نے اپنی کتاب : "الغیر المنیر" (ص/31-32) میں اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ : "مجھے صاحب موسی الصیری رحمہ اللہ نے بتلایا کہ وہ ایک بار سمندری سفر کے لیے کشْتِي میں سوار ہوئے تو راستے میں سمندری طوفان نے ہمیں گھیریا، اس نوحیت کے سمندری طوفان سے کوئی کوئی بی بی نجات پاتا ہے، تو لوگوں نے موت کے خوف سے چیخ دپکار شروع کر دی۔ وہ کہتے ہیں کہ : اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا، مجھے خواب میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے : کشْتِي کے تمام سواروں سے کوکہ ہزار بار یہ دعا [درود تجینا] پڑھیں : "اللَّمَ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ، وَعَلَى أَلِّي سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ، صَلَّى اللَّمُ تَجْنِيْنَا بَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالآفَاتِ، وَتَقْضِيْنَا بَهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتَطْهِيْنَا بَهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بَهَا عَنْ كُلِّ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتَبَلَّغُنَا بَهَا أَقْصَى الْغَایِيَاتِ مِنْ جَمِيعِ النَّحِيرَاتِ، فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَاتِ" وہ کہتے ہیں کہ میں فوری اپنی نیند سے بیدار ہوا اور کشْتِي میں سوار تمام لوگوں کو اپنا خواب سنایا، تو ابھی ہم نے تقریباً تین سوار بھی اس درود کو پڑھا تھا کہ ہمیں نجات مل گئی۔ واقعہ بیان کرتے ہوئے تقریباً اسی طرح کے الفاظ بیان کیے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈھیریوں درود و سلامی نازل فرماتے۔ "ختم شد

اب یہ بات توبہ کو معلوم ہے کہ خوابوں سے شرعی احکامات یا فضائل ثابت نہیں ہوتے؛ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ میں درود پڑھنے کی فضیلت خواب سے کشید کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری جانب اللہ تعالیٰ کی شریعت تو مکمل ہو چکی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :  
**[الْأَعْوَمُ أَكْنَثُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَأَثْنَثُ عَلَيْكُمْ نَعْتِيَ وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ وَنَنِيَّا]**.

ترجمہ : میں نے آج تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کریا ہے۔ [المائدہ: 3]

اور یہ مکمل دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دیانت داری کے ساتھ ہم تک پہنچایا اس میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کی، اس لیے مسلمان کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت شدہ تعلیمات پر عمل کرنا ہی کافی ہے، مسلمان کو کسی بھی نئے طریقہ عبادت، یا کسی عبادت کا استحباب خواہوں سے ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

کیونکہ ایسی دعائیں صحیح ثابت ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف یا پریشانی کے وقت میں پڑھا کرتے تھے، جیسے کہ بخاری اور مسلم میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت تکلیف کے وقت فرمایا کرتے تھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ» [ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت عظیم اور نرمی والا ہے، اللہ کے سو کوئی معبود برحق نہیں وہی آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے۔] اس حدیث کو امام بخاری: (6345) اور مسلم: (2730) نے روایت کیا ہے، نیز صحیح مسلم میں: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ أَنْعَظِيمُ» کے الفاظ ہیں۔

اسی طرح جامع ترمذی: (3524) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی معاملہ پریشان کرتا تو فرماتے: «بِإِيمَانِ يَوْمِ الْحِجَّةِ أَشْتَقِيفُكُمْ» [ترجمہ: اے ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ تک قائم رہنے اور رکھنے والے! اتیری ہی رحمت کے واسطے سے میں تجوہ سے مدد کا طلب گار ہوں] اس حدیث کو ابानی نے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

اس لیے مسلمان کو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی چاہیے، وہی معااملات میں نت نے نے امور انجام کرنے سے پچاچا ہیئے، اللہ تعالیٰ سیدنا عبد اللہ بن مسعود سے راضی ہو، آپ فرمائے تھے کہ: "اتبع سنت کرو، بدعت کے پیچے نہ چلو، کیونکہ سنت ہی تھیں کافی ہے" [داری: (205)]

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کوہیں کہ ہمیں بسترین گفتار اور کردار کا حامل بنادے۔